خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 137

Track 1

Time 55:00

شب قدر لیلتہ القدر کیا ہے ؟انسان اور اللہ کے درمیان رو زہ کی وجہ سے ختم ہو جا تا ہے

... بسم اللہ

... شہر رمضان الذی ... ہدی للناس ... بینة من

الحمد للہ ...اللہ کے فضل و کرم اور مہربانی سے رمضان شریف کامہینہ بخیر و خوبی گزر گیا۔اور اللہ کا بڑا ہی انعام اور شکر ہے کہ اس نے ہم جیسے ناکارہ اور کمزور بندوں کو روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔بلاشبہ یہ اللہ کی دی ہوئی توفیق ہے کہ انسان اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اپنے رب کے لئے کھانا پینا چھو ڑ دیتا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کے لئے صرف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ بھی فرمایا ہے کہ میں روزے کی جزا خود ہوں۔ یعنی انسان جو بھی اعمال کرتا ہے اس اعمال کی جزا میں اس کو نیکیاں ملتی ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ جنت ملتی ہے۔ لیکن روزے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ جب بندہ رکھتا ہے تو اس کی جزا میں خود ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ روزہ رکھنے والے سے اللہ اتنے قریب ہوجاتے ہیں کہ وہ بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ اس پر انعام و اکرام کیا ، اللہ تعالیٰ مجھ سے قریب ہوگئے اور مجھے اپنے سے قریب کرلیا۔ جزا میں ہو ں کا مطلب یہ کہ روزہ رکھنے والے کومیں مل جاتا ہوں۔دوسری نیکیاں کرنے سے آدمی کو جنت ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ لیکن روزہ ایک ایسی نیکی ہے ، ایسا عمل ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بندے کو خود مل جاتے ہیں۔ اس کی ایسی مثال ہے کہ ایک بادشاہ ہے۔ بادشاہ مہربان ہوتا ہے ۔ کسی کو گاؤں دے دیتا ہے۔ کسی کو محل دے دیتا ہے۔ لیکن وہی بادشاہ کسی کو اپنے محل میں اپنے ساتھ رکھ لیتا ہے۔ یہ بہت بڑا فرق ہے۔بادشاہ نے محل دے دیا۔ بادشاہ نے گاؤں دے دئے۔ لیکن وہ بادشاہ سے قربت اسے حاصل نہیں ہوئی۔ دوسرا بندہ جو ہے اس کو محل تو نہیں ملا یا اس کو کوئی گاؤں تو نہیں دئے گئے۔ لیکن بادشاہ نے اسے اپنے قریب کرلیا اپنا مصاحب بنالیا۔ اس کا مطلب یہ ہواکہ جتنے بھی ملک ہیں، جتنے بھی گاؤں ہیں، جتنے بھی شہر ہیں وہ سب اس کی ملکیت میں آگئے اس لئے کہ بادشاہ نے اسے اپنے سے قریب کرلیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمانا ہے کہ روزے کی جزا میں خود ہوں۔اچھا یہ روزہ کیا ہے؟ اب تو اگلے سال ہی آپ روزے

رکھیں گے۔روزہ ہے کیا؟ یہ بڑے سوچنے کی بات ہے کہ اتنی بڑی جزا ہے اس کی
روزے کی کہ اللہ مل جاتا ہے۔ روزہ ہے کیا؟ بظاہر تو دیکھئے روزے کا مطلب یہ
ہے کہ صبح کو آپ اٹھیں سحری کھائیں، سارے دن بھوکے پیاسے رہیں ، سارے دن
بھوک پیاس کو برداشت کرکے غروب آفتاب کے وقت افطار کرلیں۔یہی روزہ ہے
ناں؟ لیکن اس کی جب آپ معانی پر غور کریں گے ، اس کی گہرائی میں جائیں
گے سب سے پہلے آپ کے ذہن میں یہ بات آئے گی کہ میں رات کو سونے کا وقت
تھا میرا آرام کا وقت تھا اس وقت تو بہت گہری نیند آتی ہے ناں ، میں نے اللہ
کے لئے نیند کو ایک طرف رکھ دیا۔نیند میں نے چھوڑ دی۔اور اللہ کے لئے میں اٹھ
کھڑا ہوا۔ اس کا کیا مطلب ہوا کہ آپ کی محبوب ترین شئے نیند اس کو آپ نے
اللہ کے لئے ترک کردیا، چھوڑ دیا۔ آپ نے سحر کھالی۔ سحر کھاکے آپ نے اپنا منہ
بند کرلیا۔ گرمی ہو، سردی ہو، خشکی ہو، جو بھی ہو۔ آپ افطار کے وقت تک
کچھ کھاتے پیتے نہیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ نے جو زندگی کی بنیادی
چیزیں ہیں ، بھوک پیاس وہ بھی اللہ کے لئے چھوڑ دیا۔ پھر بہت سارے جائز کام
اللہ نے منع کردئیے۔ آپ نے وہ بھی چھوڑ دئیے۔ بھئی یہ روزے میں ہم نہیں
کرسکتے یہ روزے کے بعدکریں گے۔ غصہ چھوڑ دیا۔ اس لئے غصہ چھوڑ دیا کہ
غصہ اگر ہم کریں گے تو روزہ خراب ہوجائے گا۔ یعنی آپ نے اپنے اوپر کنٹرول
حاصل کیا۔ اپنے آپ کو ایسی صورت میں رکھا کہ جس صورت میں آپ نے خود کو
اللہ کے سپرد کیا۔ اب مختصراً اس کو ہم یہ کہیں گے روزہ کیا ہے؟ روزہ ترک کا
پروگرام ہے۔ روزہ اپنے حواس میں رہتے ہوئے اپنی خواہشات کو اللہ کے لئے
چھوڑ دینے کا نام ہے۔ روزہ تزکیہ نفس کا نام ہے۔ مثلاً آپ سب جانتے ہیں کہ
روزے میں غصہ اگر کریں گے تو روزہ خراب ہوجائے گا۔ تو جب آپ نے اللہ کے لئے
ترک کیا ، اپنے جو واقعی محبوب ترین اشیاء تھی انہیں چھوڑ دیا اب اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں میرے بندے تو نے جو میرے لئے وہ ساری چیزیں چھوڑ دی جو میں نے
تیرے لئے جائز کی تھیںتو اب میں اپنے آپ کو تجھ سے قریب کرتا ہوں۔اور تو میرا
ہے میں تیرا ہوں۔ اس لئے کہ اس نے وہ ساری چیزیں چھوڑ دی ، بھئی کھانا
جائز ہے ضروری ہے۔ پینا اور دنیاوی دوسر ے کا م وہ بھی ایسے بھی عبادت کے
لئے زیادہ وقت ملتا ہے ، رات کو آدمی سحری سے پہلے آپ تہجد پڑھتے ہیں اس
میں وقت لگتا ہے۔ یعنی نیند بھی آٹومیٹیکلی کم ہوجاتی ہے اس میں۔تو روزہ
کیا ہے روزہ اللہ کے لئے ترک کرنا۔یعنی اپنے آپ کو اپنی خواہشات کو ، اپنے
حواس کو اللہ کے تابع کردینا۔ جب آپ نے اللہ کے تابع کردیا اپنے آپ کو خود کو
ظاہر ہے اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہوں گے۔روزے کی جزا میں ... دیکھیں بہت
بڑی بات ہے اس میں آپ لوگ اپنے گھروں میں جاکر بھی تذکرہ کریں اس بات کا
اور یہ بات دہرائیں اور سوچیں کہ یہ کیا بات کردی اللہ نے کہ روزے کی جزا میں
ہوں۔ سارے اعمال کے بارے میں تو اللہ کہتے ہیں کہ جنت ملے گی یا اللہ معاف
کرے دوزخ کا تذکرہ ہے کہ لوگ دوزخ میں جائیں گے۔ لیکن روزے کے بارے میں اللہ
یہ کہہ رہا ہے کہ روزے کی جزا میں خود ہوں۔ اور وہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ

بندہ اللہ کے لئے خود کو وقف کردیتا ہے۔ وہ کہتا ہے بھئی اللہ نے منع کردیا ہے
اب سحر کے بعد سے افطار تک کھانا نہیں کھانا ہے۔ بھئی کھانا تو کوئی ناجائز
بات تھوڑا ہی ہے۔ وہ کہتا ہے جی اللہ نے منع کردیا ہے اب پانی نہیں پینا ہے ارے
بھئی ایک گھونٹ پی لو کوئی دیکھ تھوڑی رہا ہے۔ بھئی جاکر غسل خانہ میں
کلّی کے بہانے پی لو نا اللہ نے منع کردیا ہے پانی نہیں پینا ہے گلا خشک ہورہا ہے
ہونے دو۔تو یہ سب کیا ہے؟ یہ سب یہ ہے کہ آ پ نے اپنے جذبات و احساسات کو
اللہ کے لئے وقف کردیا ہے۔ جب آپ نے اللہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیا ہے تو
اللہ کہتا ہے جاؤ اب میں نے تمہیں اپنے لئے وقف کردیا ہے تم آجاؤ بس اب تم
میرے ہو ۔ پھر رمضان شریف میں شب قدر کا ایک پروگرام ہے۔ جو آج الحمد
للہ آپ لوگوں نے کیا۔اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائیں۔اور اس کی جو برکات
ہیں اس کی جو انوار تجلیات ہیں اللہ تعالیٰ سارے سال آپ کو اس سے مستفیض
رکھے۔ اور یہ آپ کے کام آتے رہیں۔دوسرا پروگرام رمضان میں شب قدر ہے۔ یہ
بھی آپ سمجھیں کہ شب قدر کیا ہے؟ عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے اور کہا
جاتا ہے کہ شب قدر تئیسویں، پچیسویں ، ستائیسویں اور انتیسویں شب میں
ہوتی ہے۔اور ان تاریخوںمیں سے کوئی ایک تاریخ بھی اگر شب قدر کی ہے تو
اس میں اللہ کے حکم سے فرشتے آسمانوں سے زمین پر اترتے ہیں ۔ حضرت
جبرئیل علیہ السلام تشریف لاتے ہیں۔ اور کچھ اللہ کے نیک بندے ایسے ہوتے ہیں
جن کا ذہن اللہ کے لئے مرکوز ہوجاتا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ان سے
مصافحہ بھی کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے دعا بھی کرتے ہیں۔ یہ سب کو پتہ ہے یہ
بات۔ لیکن اس کی ایک روحانی حکمت ہے۔ ایک اس کا روحانی فارمولا ہے۔ جو
روحانی لوگ علم سینہ کے طور پر اپنے شاگرد وں کو بتاتے رہے۔ کتابوں میں یہ
بات نہیں ملتی۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ پہلے لوگوں کا شعور اتنا طاقتور
نہیں تھا کہ وہ مثلاً اب وہ ہمارے والد صاحب اللہ ان کی مغفرت فرمائیں ۔ سب
کے والدین کی اللہ مغفرت فرمائیں۔ ان سے اگر یہ کہا جائے کہ کمپیوٹر کوئی
چیز ہے تو ان کی سمجھ میں نہ آتا۔ اس لئے کہ انہوں نے دیکھا ہی نہیں ان کا
ذہن ہی نہیں اتنا بڑا۔اور آج کا چھ سال کا بچہ کمپیوٹر گیم کھیلتا ہے۔ تو کوئی
بات اس وقت کہی جاتی ہے جب آدمی کے اندر شعوری سکت بڑھ جاتی ہے۔
اس کی سمجھ جو ہے وہ اتنی زیادہ ہوجائے کہ وہ اس بات کو سمجھ سکے۔ اور
اگر اس کی سمجھ ہی نہیں ہے ۔ اس کو آپ اعلیٰ سے اعلیٰ بات بتادیں تو بیکار
ہے ۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ایک کسان ہے۔ حضور قلندر بابا فرمایا کرتے
تھے کہ ایک کسان ہے۔ چالیس سال اس کی عمر ہے۔ وہ اپنی زمینداری سے
کبھی نکلا ہی نہیں باہر۔اس نے کبھی شہر ہی نہیں دیکھا۔بجلی نہیں دیکھی۔
ریل بھی نہیں دیکھی۔ اب کوئی صاحب اس کے پاس جائیں اور جاکے اسے ایٹم بم
کا فارمولا بتانا شروع کردیں۔تو وہ کسان بیچارہ باؤلوں کی طرح دیکھے گا کیا
کہہ رہا ہے۔ اردو میں بولے گا لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آئے گا۔ اب
اس کسان سے آپ زمین کے بارے میں بات کریں وہ کہے گا ہاں جی زمین کے تو

کئی رنگ ہوتے ہیں۔ کالی بھی ہوتی ہے، پیلی بھی ہوتی ہے، سرخ بھی ہوتی
ہیں، بھوری بھی ہوتی ہیں، مٹیالی بھی ہوتی ہیں، چکنی بھی ہوتی ہیں۔ زمین
ایسی بھی ہوتی ہے جس میں بجری ملی ہوئی ہوتی ہے، ریت ملا ہوا ہوتا ہے۔
وہ کیوں یہ بات بتادے گا؟ اسلئے کہ کسان کا ماحول ہے ۔ جس ماحول میں وہ
رہا اس کے بارے میں وہ بات کرسکتا ہے۔ تو پرانے بزرگوں نے یہ باتیں میرا خیال
ہے اسی لئے ظاہر نہیں کیں کہ اب سے پہلے انسانی شعور اتنا زیادہ نہیں تھا
جتنا آج ہے۔ حضور قلندر بابا اولیائ کی ڈیوٹی لگی ۔ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے ان کو حکم دیا کہ اب زمانے کے مطابق بات کرنی ہے۔ جتنا انسانی
شعور بالغ ہوگیا ہے ۔ جتنی انسانی شعور میں سکت پیدا ہوگئی ہے اب اس کے
مطابق بات کرنی ہے۔ حضور قلندر بابا نے اس مشن کو الحمد للہ پھیلایا ، چلایا ۔
کتاب لوح و قلم لکھی۔ تو اب یہ شعوری بات یہ ہے کہ شب قدر کیا ہے یہ ہمیں
پتہ ہونا چاہئیے سمجھنا چاہئیے کہ اب شب قدر میں لوگوں نے ... اللہ تعالیٰ نے
روزے کے بارے میں تو کہہ دیا کہ روزے کی جزا میں خود ہوں۔شب قدر کے بارے
میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ اس میں آسمان سے فرشتے اترتے ہیں۔حضرت
جبرئیل علیہ السلام اترتے ہیں۔سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔سوال یہ ہے کہ شب
قدر کے علاوہ دوسری راتوں کے بارے میں۔ کیوں نہیں بتایا گیا کہ فرشتے اترتے
ہیں۔حضرت جبرئیل علیہ السلام آج رات نمازیوں سے اور عبادت گزار بندوں سے
مصافحہ کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ شب قدر ایک مخصوص رات ہے۔
ایک یہ بتایا گیا شب قدر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ... ان انزلنہ فی لیلۃ القدر ...
کہ ہم نے قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔لیلۃ القدر تو ایک ہوئی۔رمضان
میں سمجھیں ایک ہی ہے ناں... تئیس ، پچیس، ستائیس، انتیس۔ قرآن تو تئیس
سال تک نازل ہوتا رہا۔ اس کا کیا مطلب ہوا کہ ہم نے لیلۃ القدر میں قرآن
نازل کیا۔ قرآن تو بھئی تئیس سال مسلسل مکے میں، مدینے میں، دن رات ،
دوپہر ، آدھی رات کو۔ جب بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو
بھیج دیا قرآن نازل ہوگیا۔ جنگل میں ، بیابان میں ، گھر میں، مسجد میں، خیمے
میں، کہیں بھی۔ اور تئیس سال نازل ہوتا رہا۔ اس کا کیامطلب ہوا کہ ہم نے
شب قدر میں قرآن کو نازل کیا۔ سوچنے کی بات ہے یا نہیں؟ کیوں بھئی؟ آپ
لوگوں کو نیند تو نہیں آرہی؟ دیکھئے یہ سوچنے کی بات ہے یا نہیں ہے بھئی؟
اللہ کہتے ہیں ہم نے لیلۃ القدر میں قرآن کو نازل کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان
برحق ہے۔ اس میں تو کوئی آدمی چوں چرا کر ہی نہیں سکتا۔ لیکن قرآن کریم
کا نزول یہ بتارہا ہے کہ تئیس سال میں قرآن نازل ہوا۔ قرآن کریم کا نزول یہ
بھی بتارہا ہے کہ دن میں بھی نازل ہوا، دوپہر میں بھی ہوا، صبح میں بھی ہوا،
عصر کے وقت بھی ہوا، عشاء کے بعد بھی ہوا،تہجد کے وقت بھی ہوا، فجر کے
وقت بھی ہوا۔ اب دو باتیں ہمارے سامنے ہیں جس پر ہمیں غور کرنا ہے۔ ایک
تو یہ کہ لیلۃ القدر کیا ہے۔دوسری یہ کہ لیلۃ القدر کی وہ کونسی خصوصیات
ہیں جن میں فرشتے بھی نازل ہوئے اور ہوتے ہیںاور قرآن بھی نازل ہوا جو

ہوچکا۔اس لئے کہ پیغمبری ختم ہوچکی۔اسی آیت میں اس سلسلے میں اللہ
تعالیٰ فرماتے ہیں ...ان انزلنہ فی لیلة القدر ... لیلة القدر کیا ہے؟ خود ہی اللہ
تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا ہے لیلة القدر ؟ خیر من الف شهر ... خیر معنی ہو تا
ہے بہتر ... بہتر ہے۔ الف معنی ہزار ۔ شهر معنی مہینہ۔ بھئی شهر رمضان ...
رمضان کا مہینہ۔شهر کہتے ہیں مہینے کو ۔ الف کہتے ہیں ہزار کو۔خیر کہتے
ہیں بہتر کو۔ خیر من الف شهر ...۔ لیلة القدر کیا ہے؟ لیلة القدر ہزار مہینوں
سے افضل ہے۔ بہتر ہے۔ بڑی ہے۔ تنزل الملائکة والروح ... اور لیلة القدر کی
تعریف یہ ہے ، خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فرشتے اترتے ہیں... والروح ۔ تنزل
... نازل ہوتے ہیں۔ ملائکہ ... ملائکہ ۔ والروح ... روح کہتے ہیں حضرت جبرئیل
علیہ السلام اور روحوں کو۔ فیہ باذن ربهم من کل امر سلام ...یہ رات امن اور
سلامتی کی رات ہے ۔ بھئی راتیں تو ساری امن سلامتی کی راتیں ہیں لیکن لیلة
القدر امن اور سلامتی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو اشارہ کیا تو ضرور اس میں
جو عام امن اور سلامتی کی اس سے کچھ بہتر شئے ہے۔ھی حتی مطلع الفجر...
اور یہ رات یہ امن جو ہے فرشتوں کا اترنااور قرآن کا نازل ہونافجر تک ... ھی
حتی مطلع الفجر...فجر تک جاری رہتا ہے۔ اور قرآن کا اترنا جاری رہا۔اس لئے
قرآن تو میرے بھائیوں وہاں جب ہم وحی کے بارے میں دیکھتے ہیں تو وحی تو
کسی بھی وقت آرہی ہے۔بات سمجھ میں آئی ہے یا ؟ دیر میں اس لئے آئے گی
یہ بات دیر میں سمجھ میں آتی ہے۔اب یہ تقریر نہیں ہورہی یہ سبق ہورہا
ہے۔ جیسے استاد سبق پڑھاتے ہیں۔ یا یوں سمجھ لیجئے کہ باپ بیٹے کی باتیں
ہورہی ہیں۔ایک باپ اپنے بیٹوں کو سمجھا رہا ہے۔اب ہمیں کیا سوچنا ہے؟
ہمیں یہ تو سمجھ میں آگیا ناں آپ کے کہ روزہ کیا ہے؟ روزہ ایک ایسا عمل ہے
کہ جس عمل کرنے سے اللہ مل جاتا ہے۔اور وہ کیوں مل جاتا ہے اس لئے مل
جاتا ہے کہ آدمی اپنے ارادے سے ، اپنی مرضی سے ، اپنی خوشی سے اللہ کے لئے
خود کو وقف کردیتا ہے۔یعنی ہر چیز چھوڑ دیتا ہے اللہ کے لئے۔یہ بات سمجھ
میں آگئی؟ اب رمضان کا دوسرا پروگرام لیلة القدر ہے۔اب دیکھیں ہم جب اپنی
زندگی کا مطالعہ کرتے ہیںتو ہم رات اور دن میں زندگی گزارتے ہیں۔پیدا ہونے
کے بعد سے مرنے تک رات اور دن سے ہم باہر نہیں نکل سکتے۔دن بھر آپ
مصروف رہتے ہیں۔ کہاں مصروف رہتے ہیں؟ دنیا داری میں۔ دن بھر دنیا داری
میں مصروف رہتے ہیں۔ اور رات میں کیا کرتے ہیں؟ کیا کرتے ہیں؟ ہیں جی؟
سوتے ہیں۔ یعنی یہ دنیا چھوڑ دیتے ہیں۔جس طرح آپ نے روزے میں کھانا
چھوڑا ، پینا چھوڑا ، ہر چیز چھوڑی تو اس طرح عام زندگی میں۔ ہے کہ آپ دن
بھر دنیا میں لگے رہتے ہیں اور رات کو... سمجھ میں آئی؟ اب سمجھ میں آئی ؟
دن بھر کام کرتے ہیں۔ رات کو کیا کرتے ہیں؟ دنیا چھوڑ دیتے ہیں۔دنیا نہیں
چھوڑیں گے نیند نہیں آئے گی۔ترک کردیتے ہیں دنیا کو۔ صبح کو جب اٹھتے ہیںتو
پھر دنیا داری میں مشغول ہوجاتے ہیں رات کو ترک کرکے۔اگر یہ دونوں رات دن
اکھٹے ہوجائیں تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے انسان کو آرام بھی تو

چاہئیے دن بھر کا تھکا ماندہ ہے اب دن میں ہم کیا کرتے ہیںکہ دن میں ہم جتنے
بھی کام کرتے ہیںاس میں اللہ سے دوری ہوتی ہے۔۔۔ ناں روزگار کررہے ہیں
اس میں جھوٹ سچ بھی ہوگیا اللہ معاف کرے کوشش سب کرتے ہیںٹھیک ہے
لیکن اللہ نہیں ہوتا مطلب یہ سامنے ہونا چاہئیے اصولاً ۔لیکن دنیا داری میں
کہاں آدمی پھنسا رہتا ہے۔۔رات کو آٹومیٹک آدمی دنیا سے فارغ ہوجاتا ہے۔نہ
کاروبار ہوتا ہے۔ نہ کسی کو وہ گالی دیتا ہے۔ نہ میاں بیوی پہ غصہ ہوتا ہے نہ
بیوی میاں پہ غصہ ہوتی ہے۔ وہ دن کو ہوتا ہے سارا کام ہ نہ کھاناکھاتے ہیں
آپ ہ نہ پانی پیتے ہیں۔ جب بھی کھانا کھائیں گے پانی پئیں گے اٹھ کہ کھائیں گے
نیند سے۔نیند میں نہیںکھاتے۔ٹھیک ہے بھئی؟ اچھا۔ دن میں جب آپ کام کرتے
ہیںتو آپ ہر ہر قدم پر آپ کے اوپر پابندی ہے۔ مثلاً اب آپ یہاں سے مراقبہ ہال
تک چلے جائیں۔تومراقبہ ہال کا جتنا فاصلہ ہے اس کو چل کر آپ کو جانا پڑے گا۔
چاہے آپ کار میں جائیں، سائیکل میں جائیں، پیدل جائیں۔آپ یہ نہیں کہیں گے
بیٹھے بیٹھے مراقبہ ہال پہنچیں گے۔اس کا مطلب آپ پابند ہیں۔کپڑوں کے بھی
پابند ہیں۔ آپ سو رہے ہیں کوئی آپ کے کپڑے اتار دے آپ کو پتہ ہی نہیں۔ لیکن
اگر آپ بیدار ہیں ذرا سا کوئی چھیڑے گا اس سے جناب آپ لڑپڑیں گے۔ تو دن کے
حواس کا مطلب ہوا پابند حواس۔قید کرنے والا حواس۔ اسٹریس میں بند کرنے
والے حواس۔یعنی انسان قیدی کی زندگی گزارتا ہے۔ مثلاً آپ کو یہاں سے لانڈھی
جانا چاہیں اپنے گھر جائیں گے۔اپنا اختیار تو آپ استعمال کررہے ہیں۔لیکن جس
زمین پر سے آپ گزر رہے ہیںاس زمین کے اوپر سے گزرتے وقت آپ کو وقت لگانا
پڑے گا۔ اگر آپ کو لانڈھی جانا ہے یہاں سے بس میں بیٹھیں گے تو آپ کو ایک
گھنٹہ لگانا ہی لگانا ہے۔ چلو گھنٹہ نہیں آدھا گھنٹہ لگے گا ، لیکن لگے گا۔ اب آپ
رات کو سو گئے۔آپ نے خواب دیکھا۔اللہ پاک سب کو حضور پاک ﷺ کی زیارت
سے مشرف فرمائے۔آپ خواب میں مدینے پہنچ گئے۔کتنا وقت لگا بھئی؟ کتنا وقت
لگا؟ ہیں؟ ایک سیکنڈ؟ ایک سیکنڈ ہم کہہ رہے ہیںوہ بھی نہیں لگا۔ ہم کہہ
رہے ہیں ایک سیکنڈ لگا ہوگا ہ یقینی بات نہیں ہے ایک سیکنڈ لگا۔ایسا ہے پلک
جھپکنا۔آپ مدینے پہنچ گئے۔وہاں جاکر الحمد للہ آپ نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا
رسول اللہ کہا، سلام پڑھا، درود پڑھا۔ اور پھر آپ اپنے وہیں کے وہیں موجود
ہیں گھر میں۔اس کا کیا مطلب ہوا؟ اس کا مطلب ہوا کہ سونے کی حالت میں
بھی آدمی ٹریول کرتا ہے۔ سفر کرتا ہے۔ لیکن ٹائم اور اسپیس کی قید نہیں
ہوتی۔بس گیا آیا۔ سفر وہ کرتا ہے۔ اچھا آپ کہیں جی سفر نہیں کرتا وہ تو
سوتا رہتا ہے بے خبر۔ بے خبر اگر ہے تو وہ مدینے کیسے پہنچ گیا؟ امریکہ کیسے
پہنچ گیا؟اگر کوئی آدمی سوتے وقت سانپ دیکھ لیتا ہے اور سانپ اس کی طرف
آتا ہے گھبرا کے اس کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ کیا اسے پسینہ آیا نہیں ہوتا؟دہشت
نہیں ہوتی اس کے دل میں؟ خوف نہیں ہوتا؟ اگر نیند میں کچھ نہیں دیکھا تو
خوف کیسے ہوا بھئی؟ پسینہ کیسے آیا؟ حضور قلندر بابا اولیا نے لوح وقلم میں
ایک مثال دی ہے کہ ہر نوجوان بالغ عورت یا مرد اس بات سے واقف ہے کہ جب

جنسی معاملہ خواب میں ہوتا ہے تو اس کے کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں۔حالانکہ
وجود کسی کا بھی نہیں دونوں میں سے۔اور بغیر نہائے وہ نماز نہیں پڑھ سکتے۔
تو جب کچھ ہو ا ہی نہیں تو غسل کیسے ہوگی بھئی۔اب ہم یوں کہیں گے
روحانی قانون بتاتا ہے کہ انسان ہر وقت دو سڑکوں پر سفر کرتا ہے۔ ایک سڑک
بیداری کی ہے۔اور ایک سڑک خواب کی ہے ، نیند کی ، رات کی۔ اب کیا مطلب
ہوا اس کا جب ہم نیند میںہوتے ہیں یعنی رات کے حواس میں ہوتے ہیںتو ہماری
اسپیڈ بڑھ جاتی ہے۔اور جب ہم بیداری کے حواس میں ہوتے ہیں تو ہماری
اسپیڈ کم ہوجاتی ہے۔ کتنی کم ہوجاتی ہے۔ایک گھنٹے میں تین میل چلتا ہے
آدمی۔بیداری میں، دن میں جب آدمی پیدل چلتا ہے تو ایک گھنٹے میں ...۔ اور
خواب میں کتنا چلتا ہے ... کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ بیان نہیں کرسکتے آپ۔تو
اب انسان دو زندگیوں میں سفر کررہا ہے۔ایک زندگی میں پابند ہے۔ قید ہے۔
اور دوسری زندگی میں قید تو ہے لیکن اسپیڈ کا فرق ہے ۔ اسپیڈ کا کوئی اندازہ
نہیں کرسکتا۔اب اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ... وما ادرٰک ما لیلة القدر ... آپ کیا
سمجھے لیلة القدر کیا ہے؟ اس میں رات کا ذکر ہے دن کا کوئی ذکر نہیں ہے۔
سارے رات میں ہی ہے۔ ان انزلنہ فی لیلة القدر ... لیلة القدر خیر من الف
شھر... لیلة القدر کیا ہے؟ ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اب ایک ہزار مہینے
میتیس ہزار دن ہوتے ہیں، تیس ہزار راتیں ہوتی ہیں۔ٹھیک ہے؟ تو اب ایک
رات میں بارہ گھنٹے ہوتے ہیں۔ایک دن میں بارہ گھنٹے ہوتے ہیں۔تو پچیس تیا
پچھتر تو اس کا مطلب ہے ایک مسلسل وہ رات دن چلتا رہے ، مسلسل چلتا
رہے ، چلتا رہے تو پچیس گھنٹے میں پچھتر میل چلے گا۔ایک گھنٹے میں تین میل
چلے تو کتنا چلے گا؟ چوبیس کو میں نے پچیس کرلیا۔ پچھتر میل چلے گا وہ۔اچھا
اب ایک آدمی اس رات میں سفر کرتا ہے۔تیس ہزار دن ، تیس ہزار راتوں کے
جتنے گھنٹے ہیںیعنی ساٹھ ہزار وہ ایک رات میں اتنا سفر کرتا ہے۔تو یہ کوئی
صاحب ہیں حساب کتاب والا بندہ کرسکتا ہے کوئی؟ کریں۔ ساٹھ ہزار گنا
کردیں اسے۔ پچھتر کویہ حساب کتاب گھر جاکر بھی کرنا۔ اپنے بچوں کو لیکر
بیٹھنا۔بچوں کا ذہن کھلے گا۔ہمارے ہاں اس زمانے میں ایک بہت بری بات یہ
ہوگئی ہے کہ والدین بچوں کو وقت نہیں دیتے۔بچے محروم ہوگئے والدین کی
تعلیمات سے اور ان کی محبت سے۔فرصت ہی نہیں۔بس ٹفن بنا دو فلانہ کردو
بس۔ ارے بھئی استاد استاد ہے۔ باپ باپ ہے۔باپ جو کچھ بچے کو سمجھادے گا
استاد نہیں سمجھا سکتا۔استاد کی اپنی ذمہ داری باپ کی اپنی ذمہ داری۔ کتنے
ہوئے چار لاکھ ... اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک عام آدمی نے سادہ آدمی نے دن
کے حواس میں رہتے ہوئے پچھتر میل سفر کیا۔اسی آدمی نے ایک رات ایک دن
میں چار لاکھ پچاس ہزار میل سفر کیا۔ سفر سے مراد یہ کہ اس کے ذہن کی
رفتار بڑھ گئی۔بالکل اسی طرح جہاز میں بیٹھ جاؤ جہاز میں چلتے ہیں۔تو
ہوائی جہاز میں بیٹھے بغیر آپ کی اسپیڈ بڑھ گئی یعنی اس جسم کے اوپر
روحانی سفر غالب ہوگیا۔روحانی اسپیڈ بڑھ گئی۔جب کسی بندے کی اسپیڈ چلنے

کی، پرواز کرنے کی ، اڑنے کی، سوچنے کی ، تفکر کرنے کی یا اس کی نظر میں
وسعت کی حیثیت چار لاکھ پچاس ہزار میل ہوجائے ایک گھنٹے میںتو وہ حضرت
جبرئیل کو، فرشتوں کو دیکھ لیتا ہے۔یا اس کو یوں کہہ لیں کہ اگر آپ کو
حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کرنی ہے ، اللہ کے فرشتوں کو دیکھنا
ہے تو آپ کو ایک گھنٹے میں تین میل کی رفتار کو بڑھا کر چار لاکھ پچاس ہزار
میل کرنا ہوگا۔یہ روحانیت ہے۔روحانی لوگ اسپیڈ ہی بڑھا لیتے ہیں۔آپ نے سنا
ہوگا ناں حضرت خواجہ غریب نواز اٹھارہ سال کی عمر میں اپنے پیر و مرشد
خواجہ عثمان ہارونی سے بیعت ہوئے چالیس سال تک خانقاہ کا پانی بھرتے
رہے ، خانقاہ کی جیسے خیر اب تو خانقاہی نظام نہیں ہے ، ہم نے کوشش کی
ہے مراقبہ ہال بنانے کی دعا کریں اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ کریں اور جو مقاصد
ہیں وہ حاصل ہوں۔ چالیس سال کے بعد انہوں نے کہا کہ میاں کیا کرتے ہو؟
انہوں نے کہا کہ حضور خانقاہ کا پانی بھرتا ہوں۔کہا اچھا اب ہمارے پاس آکر
بیٹھا کرو۔اس کا مطلب ہے بائیس سال میں انہوں نے پاس بیٹھنے کی اجازت دی
تھی۔کتنی .... اور کتنے ...تھے بھائی وہ۔تو اب وہ خواجہ غریب نواز کو کوئی
دیکھتا ہے مراقبہ میں ، کیفیات میں۔ ایک دفعہ مجھے بھی ان کی زیارت ہوئی
انہوں نے کہا میری کمر دیکھو۔ میں نے پیچھے جاکر دیکھا تو اتنا بڑا نشان پڑا ہوا
تھا۔میں نے کہا یہ کیا ہوا۔ کہنے لگے جو پانی بھرتا تھا اس کا نشان ہے۔ بائیس
سال کے بعد کچھ سمجھایا ، کچھ پڑھایا۔ پکے تو ہوگئے تھے پانی بھرتے بھرتے۔تو
انہوں نے ان کے پیر و مرشد نے فرمایامعین الدین! کیا دیکھتا ہے؟ انہوں نے کہا
حضور ان دونوں انگلیوں کے درمیان اٹھارہ ہزار عالمین دیکھتا ہوں۔وسعت پیدا
ہوگئی۔کون سی وسعت؟ چار لاکھ پچاس ہزار میل والی۔لیلۃ القدر کیا ہے؟
لیلۃالقدر یہ ہے اس میںانسان کی پرواز کی رفتار چار لاکھ پچاس ہزار میل فی
گھنٹہ ہوجاتی ہے۔یہ لیلۃ القدر ہے۔اور ...... کہ جس کی اسپیڈ سے انسان
فرشتوں کو دیکھتا ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھتا ہے۔آپ کو میں
نے دو باتیں سمجھائیں۔ایک شب قدر کی بات۔اور ایک روزے کی بات۔باتیں تو اتنی
ہیں کہ ختم ہی نہیں ہونگی۔یہ آپ بتائیں، آپ لوگ ہاتھ اٹھائیں کون کون
سمجھا؟آپ لوگوں کے پا س ابھی ... اب فارغ ہوگئے ... کل چھٹی ہے کوئی؟
ہیں؟ جانا تو نہیں ہے؟ اچھا اب دیکھیں میں نے شیخ چلی کی کہانی پڑھی تھی۔
انہوں نے کہا جی بہت بڑا مجمع جمع ہوگیا۔ لوگوں نے کہا کہ انہیں شیخ چلی
صاحب کو بلانا چاہئیے... ملا نصیر الدین کو بلانا چاہئیے۔وہ آکر تقریر نہیں کرنا
چاہتے تھے۔بہر حال زبردستی لوگ اسٹیج پر لے آئے لوگ بہت تھے۔تو انہو ں نے
کہا بھائیوں السلام علیکم۔ کہے۔ وعلیکم السلام۔کہ میں جو کچھ کہنا چاہتا
ہوآپ لوگ جانتے ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہم تو نہیں جانتے۔ تو کہنے لگے تم
جیسے بے وقوف لوگ جو کچھ نہیں جانتے بات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ لوگوں
نے کہا یہ تو ملا جی صاف بچ گئے ، لوگوں نے یہ کہا کہ اب ہم سب یہ کہیں گے
کہ ہم جانتے ہیں۔ پھر کچھ بولیں گے تقریر کریں گے۔تو انہوں نے کہا بھائیوں

السلام علیکم میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں آپ جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں جی
ہم جانتے ہیں۔تو کہنے لگے تم جانتے ہو تو تم سے بات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔
لوگوں نے کہا بھئی یہ تو بہت تیز ہیں بھئی۔ پھر لوگوں نے صلاح کیا آپس میں
جلدی جلدی کہ اب آدھے لوگ یہ کہیں گے ہم جانتے ہیں ، آدھے لوگ کہیں گے ہم
نہیں جانتے۔وہ پھر آئے پھر انہوں نے سلام دعا کے بعد کہا بھائیوجو کچھ میں کہنا
چاہتا ہوں کیا آپ جانتے ہیں؟ آدھے نے کہا ہم جانتے ہیں، آدھے نے کہا ہم نہیں
جانتے ہیں۔تو انہوں نے کہا لو بھئی مسئلے ہی حل ہوگیا۔جو جانتے ہیں وہ
انہیں بتادیں جو نہیں جانتے۔تو میں بھی یہ چاہ رہا ہوں اس مجلس کے بعد
تھوڑے تھوڑے ٹکڑوں میں آپ بیٹھیپندرہ پندرہ بیس بیس کا جگہ بہت ہے۔ الحمد
اللہ ۔ جو سمجھ گیا وہ سمجھائے۔ جو نہیں سمجھا وہ سمجھے۔اس میں ایک
گھنٹے لگ جائے گا آپ کو۔ایک گھنٹے میں انشاء اللہ آپ کا ... سونے کا ہو تو
سوجانا۔ لیکن اس سے نیند اڑ جائے گی انشاء اللہ۔جنہوں نے ہاتھ اٹھایا ہے وہ
کہیں گے ہم اتنا جانتے ہیں۔اور جنہوں نے ہاتھ نہیں اٹھایا وہ کہیں گے ہم تو
سبھی کچھ جانتے ہیں۔سب سمجھیں گے ہم کچھ نہیں جانتے۔قرآن کریم ایک
ایسی کتاب ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ میں حکمت ہے۔ایک ایک نقطے میں
حکمت ہے۔نور ہے اللہ کا۔ اللہ کا کلام ہے۔اللہ خود نور ہے تو اللہ کا کلام بھی
نور ہے۔آج مسلمان کی جو بری حالت ہے۔ساری دنیا میں ذلیل و خوار ہے۔ اس
کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان قرآن تو پڑھتا ہے سمجھتا نہیں ہے۔اس میں غور
نہیں کرتا۔تفکر نہیں کرتا۔ہمارے اسلاف، ہمارے بزرگ مسلمان ساری دنیا پہ
حکمران تھے۔ سب کو پتہ ہے تاریخ بتاتی ہے۔امریکہ کی طرح ان کا اقتدار تھا
ساری دنیا میں۔کیوں تھا؟ اسلام تو وہی ہے۔نمازمیں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ حج
میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ روزے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔قرآن کا کوئی لفظ
نہیں بدلا۔ تو پھر ہم کیوں ذلیل و خوار ہوگئے؟ اس کی وجہ یہ ہے میرے بھائیو،
میرے بچوکے ہمارے اسلاف قرآن کو پڑھ کر سمجھتے تھے۔ہم خالی پڑھتے ہیں۔
ہم ثواب کے لئے پڑھتے ہیں وہاں ثواب ملے گا۔ٹھیک ہے وہاں ثواب ملے گا۔یہاں
تو ذلت و خواری ہی ملے گی۔جب یہاں عزت و وقار ملے گا تو وہاں بھی عزت و
وقار ملے گا۔تو قرآن ضرور پڑھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے ترجمے کے
ساتھ پڑھیں ۔ اور اللہ کے لئے ضرور وقت نکالیں قرآن پڑھنے کے لئے۔ جب ہم
ایک مہینے اللہ کے لئے بھوکے رہ سکتے ہیں۔کیوں بھئی جب ہم اللہ کے لئے ایک
مہینے نیند ترک کرسکتے ہیں۔ جب ہم ایک مہینے اپنی دنیاوی ضروریات کو
معدوم کرسکتے ہیںتو اللہ کے لئے ایک آدھا گھنٹے ہم نہیں نکال سکتے روز؟ اب
کل کیا ہوگا کسی کو پتہ نہیں۔لیکن ہوتا یہی ہے جب تھوڑے سے جب ہم کوئی
کام شروع کردیتے ہیںتو اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت ڈالتا ہے اور بڑھتا چلاجاتا
ہے، بڑھتا چلاجاتا ہے ، بڑھتا چلاجاتا ہے۔ہمیں یہ نہیں سوچنا کہ کوئی کرے۔
ہمیں یہ کرنا ہے کہ ہم کام کریں گے۔ ہم کریں گے کوئی کرے نہ کرے۔جب ہر
آدمی یہ کہے گا ہم کام کریں گے جب بات بن جائے گی۔ مسلمان کے مردے جسم

میں خون دوڑ جائے گا۔ ایک بات قرآن کے صریحاً خلاف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی
یہ نہیں چاہتے کہ آپس میں فرقہ بندی ہویہ دیوبندی، بریلوی، وہابی ، یہ وہ
سب ٹھیک ہے سب اپنی جگہ ہوں گے۔ لیکن اللہ اس کی مخالفت کرتا ہے...
اعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ... اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ
اللہ کی رسی کو متحد ہوکر جمع ہوکر مضبوطی کے ساتھ پکڑلو۔متحد اور جمع
کا کیا مطلب ہے بھئی۔اگر آپس میں اختلاف ہوگا متحد ہوسکتے ہیں؟ متحد
ہوکر جمع ہوکر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو۔ولا تفرقوا ... اور تفرقہ میں
نہ پڑجاؤ۔اس لئے کہ جب تم تفرقوں میں پڑ جاؤ گے قرآن کہتا ہے جب تم
تفرقوں میں بٹ جاؤگے تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی ، دشمن تمہیں تھوڑا تھوڑا
کرکے مار دیگا۔کھاجائے گا۔ایک ارب مسلمان ہے۔اور ایک ارب مسلمان مکمل
ایک فوج ہے۔لیکن کچھ بھی نہیں ہے ٹکڑے ٹکڑے کردئے دشمنوں نے ، تھوڑا تھوڑا
مار رہے ہیں کھارہے ہیں۔ تھوڑا تھوڑا مار رہے ہیں کھارہے ہیں۔ تھوڑا تھوڑا
مار رہے ہیں کھارہے ہیں۔جتنے بھی یہاں لوگ ہیں وہ جس طرح بھی نماز
پڑھتے ہیں، ہاتھ کھول کے پڑھتے ہیں، باندھ کے پڑھتے ہیں۔وہ ان سے اچھے ہیں
جو نماز نہیں پڑھتے ہیں۔ ہماری صورت یہ ہے کہ ایک نمازی دوسرے نمازی کو
قتل کر رہا ہے مار رہا ہے۔ کیسے اتحاد ہوگا؟ کیسے اللہ کا دین پھیلے گا؟ کس
طرح ہم رسول اللہ ﷺ کی مشن کی خدمت کرسکتے ہیں؟ تفرقوں میں نہیں پڑنا
ہے بس۔ آپ دیوبندی ہیں دیو بندی رہیں بریلویوں کو برا نہ کہیں۔بریلوی اچھے
ہیں تو اچھے رہیں دیوبندیوں کو برا نہ کہیں۔اب یہ کون اچھا ہے کون برا ہے
بھائی یہ تو پٹارا ہے یہ تو مرنے کے بعد ہی پتہ چلے گا کون اچھا ہے۔ کسی کو پتہ
نہیں دیوبندی اچھا ہے۔کسی کو پتہ نہیں بریلوی اچھا ہے۔کسی کو پتہ نہیں اہل
حدیث اچھے ہیں۔ہمارے لئے سب اچھے ہیں۔ ہمیں اچھا بننا ہے۔جب ہم
دوسروں کی برائیاں ڈھونڈیں گے تو ہماری اچھائیاں خود بخود ختم ہوتی چلی
جائیں گی۔اس لئے کہ ایک آدمی جارہا ہے۔کیچڑ ہے پڑا ہوا اس میں تعفن ہے
آپ کہیں گے بو نہیں آئے گی ، آپ اس کولکڑی لے کر کریدنا شروع کردیں کیا
ہوگا؟ کیا ہوگا؟ بدبو آئے گی ناں۔آپ کو کیا ضرورت ہے کریدنے کی بھئی۔ سفر
ہے گزر جاؤ۔اپنا کام سیدھا کرو۔قرآن پڑھو۔قرآن سے رہنمائی حاصل کرو۔اور
کوئی ایسی بات ہی نہیں ہے مذہب کے بارے میں جس کے بارے میں آپ کو بڑی
مجبوری ہو کہ کسی فرقے میں ہی جائیں۔بھئی کون نہیں جانتا جھوٹ

بولنا گناہ ہے۔کون نہیں جانتا کہ خیانت کرنا اچھی بات نہیں برا ہے۔ کون نہیں
جانتا کہ بھائی کا حق نہ مارو۔یہی مذہب ہے ناں۔کون نہیں جانتا کہ نماز فرض
ہے پانچ وقت کی۔کس کو نہیں پتہ کہ نماز میں اتنی رکعتیں ہوتی ہیں۔ نماز
میں اتنی، عشاء میں اتنی ، سب کو پتہ ہے۔کون نہیں جانتا پاکی ناپاکی کیا ہے۔
جتنے بھی مسلمان ہیںتو کیوں آپ فرقوں میں پڑے ہیں بھئی؟ بس سیدھے سیدھے
اپنی محنت مزدوری کرو اور اپنے بچوں کے حقوق پورے کرو ، اللہ کے جو حقوق
ہیں اللہ کے حقوق پورے کرو۔رسول اللہ کے جو حقوق ہیں وہ حقوق پورے کرو

وہ یہ ہے کہ جھوٹ نہ بولو، کسی کو اذیت نہ دو، کسی کی دل آزاری نہ کرو ۔ محنت مزدوری کوشش کرو کہ صحیح روزی ہو رزق حلال ہو۔اس میں کیا ضرورت ہے کسی کی رہنمائی کی ہے؟ کیوں بھئی؟ اچھا مسئلہ مسائل کا معاملہ ہے ، مسئلہ مسائل تو کبھی کبھی پیش آتے ہیں۔ چلو مسئلہ مسائل پوچھ لو بھئی۔ اب نکاح کا معاملہ ہے ایک آدمی کہتا ہے تین دفعہ طلاق دے دوبس طلاق ہوگئی۔دوسرا کہتا ہے نہیں تین دفعہ تو وقفہ وقفہ سے طلاق ہے قرآن بتاتا ہے۔عجیب ایک ...ایک آدمی کہتا ہے تین طلاقیں تین مہینے میں ہونی چاہئیے یعنی نو مہینے میں طلاق ہوتی ہے۔ جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں صاحب ایک دو تین بس طلاق ہوگئی۔مجھے اتفاق ہوا گواہ کی حیثیت سے جانے کا۔ میں نے پوچھا حضرت یہ امام شافعی جو ہیں یہ بھی قرآن کے مطابق کہہ رہے ہیں۔حدیث کے مطابق کہہ رہے ہیں۔ آپ بھی قرآن کے مطابق ہی کہہ رہے ہیں۔تو جب ہمیں امام شافعی کے ہاں سہولت مل رہی ہے۔ ایک گھر برباد ہونے سے بچ رہا ہے۔دو خاندانوں کا اختلاف ختم ہورہا ہے۔بچے یتیم اور یسیر اور محرومی سے بچ رہے ہیںتو اگر امام شافعی کے ہاں ہمیں سہولت ہے تو ہم اسے کیوں نہ اختیار کریں۔کہنے لگے آپ شافعی ہوجائیں حنفی نہ رہیں۔ یعنی اسلام حنفیاً، شافعاً، دیوبندی، بریلوی۔ اور جناب پنجابی، پٹھان، سندھی یہ سب ہوا۔جب ہم اس طرح تقسیم ہوجائیں گے بٹ جائیں گے تو دشمن کیا ہمیں کھا نہیں جائے گا؟ کیوں نہیں کھائے گا؟ ....۔ تو یہ تفرقہ جو ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اور پوری قوم کو اس سے نجات عطا فرمائے۔بس جو بھی کہا اللہ نے دستور قرآن میں ہے۔قرآن پڑھیں۔اور سیدھے سیدھے مسئلے تو سب کو پتہ ہے۔اس میں کوئی ضرورت نہیں کسی اختلاف میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایک تو یہ کام کرنا ہے کہ فرقوں سے بچنا ہے۔نہیں بچ سکتے ، خاندانی اعتبار سے بھی باتیں ہوتی ہیں۔بھائی کسی کو برا نہ کہو۔برا وہ کہہ سکتا ہے جو خود اچھا ہوجائے۔اور جب ہم اپنے اندر جھانکیں گے ہمیں تو اپنے اند رہزاروں برائیاں نظر آئیں گی جسم چھلنی نظر آتا ہے چھید ہی چھید ہے ہمارے اندر۔ اپنے چھید پتہ نہیں دوسروں کے چھید دیکھنے جارہے ہیں۔اپنی اصلاح کرتے نہیں دوسروں کی اصلاح کی فکر ہے۔پہلے اپنی اصلاح تو کرلو بھئی۔اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اللہ کا پیغام بہت پیار سے ، محبت سے ، عاجزی انکساری سے لوگوں تک پہنچاؤ۔اور وہ یہ کہ سارے حضور کے امتی سب بھائی بھائی ہے۔ کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے۔بڑا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو متقی اور پرہیز گار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور ہمیں اپنی روحانی صلاحیتوں کو بیدار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دیکھئے شب قدر کے بارے میں اور رمضان شریف کے بارے میں یہ جو آپ نے تھوڑی سی تشریح سنی اس کا بھی ایک روحانی پہلو ہے۔جب آپ روحانیت کی طرف سفر کریں گے تو اور بہت سارے اللہ تعالیٰ کے رموز و نکات آپ پر واضح ہوں گے۔آپ کوشش کریں کہ ایسے اساتذہ تلاش کریں جو آپ کو روحانیت سکھائیں۔روحانیت، نماز

آپ پڑھتے ہیاسی کے بدلے میں آپ میں ذہنی بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔روزے رکھتے ہیں۔ جسم کے لئے روزے تھوڑی رکھتے ہیں۔ جسم تو بوڑھا ہوجاتا ہے۔ روزے رکھنے سے۔ لیکن روح طاقت ور ہوجاتی ہے۔کیوں؟ اس لئے کہ آپ سراپا اللہ کے ساتھ آپ کا رابطہ ہوجاتا ہے ۔وابستگی ہوجاتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔روحانی اسکول ضرور تلاش کریں۔اور اس میں اپنا داخلہ لے لیں ۔ کچھ کرلیں۔یہ بھی سیکھیں۔ اور اس کے بعد گروپ بنا کے خواتین بھی اور مرد بھی اس پہ ڈسکس کرنا ہے۔ایک تو اسپیڈ پہ۔ساٹھ ہزار گنا اسپیڈ پہ۔اور روزے کی جزا اللہ نے جو کہا میں ہوں اس کے پیچھے اللہ کی کیا حکمت ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

اعوذ باللہ ...بسم اللہ ...تین مرتبہ سورۃ الاخلاص ...سورۃ الفاتحہ...درود ابراہیمی...دعا۔اختتام

۔